احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ ۲۔ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ ۲۳۔ احسان ۱۳۷۲ہش ۲۳۔ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۴۱

اللہ سے نیکی کا وعدہ ضرور پورا کرنا چاہیئے

اللہ سے نیکی کا جو وعدہ کر لیا جائے وہ مشروط نہیں رہنا چاہیئے وہ ضرور پورا ہونا چاہیئے اور اس کے نتیجہ میں اللہ پھر مزید احسانات فرماتا ہے۔ پس ایک تو یہ نکتہ سمجھانا مقصود تھا کہ آپ بھی اپنی مصیبتوں میں یا مشکلات میں یا ویسے اپنی تمناؤں کی طلب میں اللہ تعالیٰ سے بعض دفعہ یہ عرض کر بیٹھتے ہیں کہ اے خدا تو یوں کر دے تو میں یوں کر دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح کرتا ہوا نہ بھی دکھائی دے تب بھی آپ اس طرح ضرور کریں جو آپ نے خدا کے حضور عاجزانہ منت مانگی تھی۔ نیت کی تھی یا نیکی کا ایک مشروط وعدہ کیا تھا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اُس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دُکھ نہ اُٹھایا جاوے۔ بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ مُنہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل مُنہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیّت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل مُنہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہّار اور مُنتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ اُن کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور اُن کی عملی حالت ایسی نہیں، تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۷)

اعلان دارالقضاء

(مکرم رانا زاہد محمود صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب)

مکرم رانا زاہد محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف چک نمبر ۱۶۶۔ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر نے درخواست دی ہے کہ اُن کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ پلاٹ نمبر ۳/۳۶ فیکٹری ایریا ربوہ میں سے نصف حصہ انکے نام انتقال شدہ ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ — بیوہ
۲۔ مکرم بشارت احمد صاحب — بیٹا
۳۔ " مبشر احمد صاحب — "
۴۔ " مظفر احمد صاحب — "
۵۔ " زاہد محمود صاحب — "
۶۔ محترمہ عفت بیگم صاحبہ — بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

کوئٹہ میں ایجنٹ الفضل

مکرم ناصر علی خان صاحب ایم علی سٹیشنرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ کو اخبار الفضل کا ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت اخبار الفضل کے لئے درج ذیل پتہ پر ان سے رابطہ کریں۔

ایم۔علی سٹیشنرز فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ
فون نمبر ۶۲۵۸۹

کوئی احمدی رات کو بھوکا نہیں سونا چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ

"خدا تعالیٰ نے ہمارے معاشرہ میں اونچے نیچے، امیر، غریب، عالم جاہل، وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے طبقات بنا دیئے تاکہ ہم اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے ہر قسم کی نیکیاں کرتے چلے جائیں۔ اگر ہر شخص اتنا امیر ہوتا کہ اس کو دنیا کی کوئی ضرورت پیش ہی نہ آتی۔ اگر ہر شخص اتنا عالم ہوتا کہ کسی استاد کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ رہتی اور اگر ہر شخص ہر فن میں اتنا کمال رکھتا کہ ڈسٹری بیوشن آف لیبر (تقسیم کار) جس پر ہماری اقتصادیات کی بنیاد ہے کی ضرورت ہی پیدا نہ ہوتی وغیرہ۔ تو ثواب کا کون سا موقع باقی رہ جاتا؟

اللہ تعالیٰ بے شک اس بات پر قادر ہے کہ ہر انسان کو ایسا بنا دے لیکن اس نے اُسے ایسا نہیں بنایا اس لئے اُخروی زندگی کے پیش نظر ایسا معاشرہ انسان کے لئے مقرر فرمایا کہ ہر طبقہ کے لوگ اس معاشرہ کے اندر رہ کر زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرتے چلے جائیں اور اس طرح اس کی خوشنودی کو پوری طرح پا سکیں لیکن کافر لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پورا کرو اور محتاجوں کے لئے روزمرّہ کی ضروریات مہیّا کرو تو وہ کہتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے انہیں کھانے کو نہیں دیا تو ہم سے کیسے توقع رکھتے ہو کہ ہم خدائی فعل کے خلاف ان کو کھانے کے لئے دیں؟ ان کا کافرانہ دماغ عجیب بہانہ تراشتا ہے۔ میرا یہ احساس ہے کہ جماعت کو اس حکم کی طرف پوری طرح توجہ نہیں ہے۔ کوئی احمدی رات کو بھوکا نہیں سونا چاہیئے۔ سب سے پہلے ذمّہ داری افراد پر عائد ہوتی ہے اس کے بعد جماعتی تنظیم اور حکومت کی باری آتی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے یہ ذمّہ داری اس ماحول پر پڑتی ہے جس ماحول میں وہ محتاج اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے پھر ہماری جماعت کی تنظیم کے مطابق بڑے شہروں میں پریذیڈنٹ ہیں، امراء ہیں۔ پھر شہر مختلف محلّوں اور حلقوں میں تقسیم ہوتے ہیں جن میں ہمارے کارکن مقرر ہوتے ہیں۔ اتنے کارکنان کی موجودگی میں آپ میں سے ہر احمدی رات کو اس اطمینان کے ساتھ سوتا ہے کہ اس کا کوئی بھائی بھوکا نہیں سو رہا۔ یا وہ بغیر سوچے سمجھے یہ تصوّر کر لیتا ہے کہ اس کے سب بھائیوں نے کھا لیا ہو گا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۷ر دسمبر ۱۹۶۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳ ۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۲۳ ۔ جون ۱۹۹۳ء

غربت اور امارت

انسانی زندگی کی ضروریات تو ایک ہی جیسی ہی ہیں ۔ البتہ کسی کی کم اور کسی کی زیادہ ۔ کوئی اپنی ضروریات کو دباتا ہے اور کم کر لیتا ہے ۔ کوئی انہیں بڑھا لیتا ہے اور وہ پھیل کر بہت زیادہ نظر آتی ہیں ۔ کھانے کی ضرورت غریب کو بھی ہے اور امیر کو بھی لباس کی ضرورت غریب کو بھی ہے اور امیر کو بھی ۔ چھت کی بھی ضرورت ہے ۔ چاہے وہ جھونپڑی کی چھت ہو یا کسی محل کی ۔ اسی طرح باقی ضروریات کا حال ہے ۔ کم اور زیادہ تو ہو سکتی ہیں لیکن ہیں سب کے لئے ۔

غریب آدمی کو اپنی ضروریات کے پورا نہ ہونے کا احساس ہوتا ہے ۔ اور وہ قناعت کرنے والا ہو تو خوش رہتا ہے ۔ اور مطمئن رہتا ہے ۔ امیر آدمی ہر ضرورت آسانی سے پوری کر لیتا ہے ۔ لیکن کبھی کبھی اسے احساس ہوتا ہے کہ ضرورت پوری طرح پوری نہیں ہوئی ۔ اور اس طرح امارت کے باوجود دل میں حسرت رہ جاتی ہے ۔

اگرچہ ایسا تو کوئی طریق نہیں کہ غربت اور امارت کو یکسر ختم کر دیا جائے ۔ سب ایک جیسے ہو جائیں ۔ یہ ناممکنات میں سے ہے ۔ اور کسی معاشرے نے کبھی ایسا کرنے کی کوشش کی ہے تو وہ ناکام رہا ہے ۔ کیونکہ انسان کی استعدادیں تو لوگوں کے ہاتھ میں نہیں ہیں ۔ ایک شخص کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو وہ امیر ہو جاتا ہے اور ایک شخص امیر ہو تو ساری دولت لٹا کر غریب ہو جاتا ہے ۔ یہ اپنے اپنے میلانات اور استعدادوں سے تعلق رکھنے والی بات ہے ۔ لیکن ایک بات تو یقینی طور پر ممکن ہے اور وہ یہ کہ غریب کو غربت کا احساس نہ ہونے دیا جائے ۔ اور امراء اپنی امارت کو اپنے دامن میں چھپا کے نہ رکھیں ۔ یعنی امیر غریب کی مدد کرے اور مدد بھی اس طرح کرے کہ اسے اپنا بھائی سمجھے ۔ اس پر احسان نہ جتائے ۔

ضرورتوں کا تو علم ہوتا ہے ۔ غریب کی ہر ضرورت کے پورا کرنے میں مدد کی جائے ۔ خوراک لباس رہائش اور زندگی کی روزمرّہ کی دیگر ضروریات ۔ یہ صرف ایک نیک جذبہ پیدا کرنے والی بات ہے ۔ آپ ایسا کر کے دیکھیں ۔ آپ کو بھی راحت ملے گی اور غریب کو بھی ۔

یہ تقاضا ہے ہر اک اہلِ وطن سے پیار کا
ملک میں امن و اماں کے واسطے کیجے دعا
کچھ بڑے لوگوں کو توفیقِ تحمّل مل سکے
اور عوام النّاس کو دے بردباری اے خدا

ابو الاقبال

(۱)

کوئی کہہ دے یہ جا کر اہلِ زر سے
کہ زر کمتر ہے خاکِ رہگذر سے
وہ دل جس میں ہے اخلاصِ محبّت
گراں قیمت ہے وہ لعل و گہر سے

(۲)

مَیں تیرے پاس ہوں تُو سامنے ہے
نگہ سے گُم زمین و آسماں ہیں
مگر خلوت نہیں مجھ کو میسّر
ابھی میری نگاہیں درمیاں ہیں

(۳)

کوئی کہہ دے یہ مشتاقِ نظر سے
نہ ہو مایوس حُسنِ خود نگر سے
تُو اپنے دل کا دروازہ کھُلا رکھ
وہ گُذرے گا کبھی اِس رہگذر سے

(۴)

جُدا اُس نُور سے کیا زندگی ہے
سراسر زندگی شرمندگی ہے
مثالِ شُعلۂ رقصِ شرر ہوں
بیک لحظہ مری تابندگی ہے

(۵)

مَیں کیا دیکھوں یہ دنیا کے نظارے
فقط تم ہو مری آنکھوں میں پیارے
نظر کا مُنتہا ہے تیرا دیدار
نہ مہر و مہ نہ یہ روشن ستارے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ـــــــ

افکارِ عالیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداتعالیٰ کی محبت اور رحمت کے حصول کے لئے مختلف ذرائع سے جو تمنا دلوں میں پیدا کی ہے وہ بھی ایک بڑا وسیع مضمون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی بخشش اور روزِ جزا کا ایسے رنگ میں ذکر فرماتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کی تمنا بے اختیار دل میں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر بعض دفعہ خداتعالیٰ کی ہیبت کا آپؐ نے اس رنگ میں تصوّر باندھا ہے کہ گناہ کا جو رہا سہا جذبہ یا لذت باقی رہ جاتی ہے وہ بھی اس ہیبت کے نیچے آکر بالکل جل کے خاکستر ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا بار بار مطالعہ کیا جائے۔ آپؐ کی سیرت طیبہ پر غور کیا جائے۔ آپؐ کے ارشادات میں ڈوب کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تجارب سے فائدہ اٹھایا جائے۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں ڈوب کر آپؐ کے تجارب سے فائدہ اٹھایا جائے تو یہ اس لئے کہتا ہوں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی ارشاد نہیں ہے جو تجربہ پر مبنی نہ ہو تمام انسانوں کی جو باتیں ہیں ان میں ایک بھاری حصہ سماعی ہوتا ہے مثلاً نیک لوگوں سے باتیں سنی ہوتی ہیں۔ صاحب تجربہ لوگوں سے باتیں سنی ہوتی ہیں۔ بعض لوگ اس نتیجہ میں مجلسیں سجاتے ہیں بہت مزے سے اور بڑے پُرلطف طریق سے سجاتے ہیں۔ لیکن آپ غور کریں (ان کے دل کا حال تو خدا بہتر جانتا ہے) لیکن بسا اوقات معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اکثر باتیں کھوکھلی ہوتی ہیں اور دوسروں سے سنی سنائی باتوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان میں ذاتی تجربے کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور دوسروں کے کلام میں یہ ایک نمایاں فرق ہے کہ آپؐ کا کلام تجربے پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسروں کا سماعی ہوتا ہے۔ پس دوست جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنتے ہیں تو یہ بات ان کے پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے ہیں اس کا تعلق سماعی نہیں ہونا چاہیئے اس کا تعلق صرف ذہنی نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے اندر ڈوب کر آپؐ کے تجربہ سے لذت پانی چاہیئے اور اس تجربے کی لگن دل میں پیدا ہونی چاہیئے تاکہ ہم بھی ان رستوں پر چلیں جن رستوں کی یہ خوبصورت فضا ہے۔ ہم بھی اس سمندر میں غوطہ لگائیں جس سمندر میں غوطہ لگا کر خدا کی محبت کا لطف آتا ہے۔ غرض یہ وہ مضمون ہے جس کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر غور کرتے رہنا چاہیئے۔

ایک اور مشہور حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ (۱) امام عادل یعنی وہ شخص جسے خدا نے امام بنایا ہو یا دنیا کی سرداری دی ہو اور وہ عدل سے کام لے۔ (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی ہو۔ اب دیکھیں ان سب جوڑوں میں آپ کو ایک خاص حکمت کی بات نظر آئے گی۔ یہ کوئی اتفاقاً جوڑ نہیں بنائے گئے۔ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کلام اور آپؐ کے کلام کا ہر حصہ گہری حکمتوں پر مبنی ہوتا تھا۔ آپؐ نے امام عادل کے متعلق جو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو آدمی امام بن جائے یا حاکم بن جائے وہ اگر عدل نہ کرے تو اسے دنیا میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر ایسا شخص عدل کرتا ہے تو اس کے عدل کا وہ مقام اور مرتبہ نہیں ہوتا جو اس شخص کا ہوتا ہے جس کے اوپر انسانوں میں سے کوئی اسے پوچھنے والا ہو۔ ایسے شخص کے عدل کا اللہ تعالیٰ کی نظر میں خاص مقام پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے عادل شخص سے رحمت کا خاص سلوک فرمائے گا۔ یہ دعا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پُرحکمت پیغام ہے۔

پھر اکثر بوڑھوں کو آپ عبادت کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ کیونکہ دنیا کی اکثر لذتیں ان کے لئے عرصے ہی ختم ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ سوچتے ہیں کہ خالی بیٹھے کے جو بور ہونا ہے اور بقیہ زندگی بڑے کرب کے حال میں گزارنی ہے تو پھر کیوں نہ پھر عبادت ہی کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ

دم واپسیں بر سرِ راہ ہے
عزیزو اب اللہ ہی اللہ ہے

یعنی خدا صرف واپسی کے لئے رہ گیا ہے اس سے پہلے خدا کا کوئی ذکر ہی نہیں تھا۔ خدا کو یاد رکھنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی مضمون کو کھولتے ہوئے فرماتے ہیں دم واپسیں کے احساس پر اللہ تو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ خدا تو آغازِ سفر کا خدا ہے۔ اگر تم اس وقت اس کے دامن کو پکڑو گے یعنی اس کے احکام کی پیروی کرو گے تو وہ تمہیں پھر واپسی کے وقت تک کبھی نہیں چھوڑے گا۔ پھر تمہارا دم واپسیں مقبول ہوگا۔ اس لئے وہ لوگ جو جوانی میں خدا کی عبادت کے گُر سیکھتے ہیں اور خدا کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ اور وفا کے ساتھ اس عبادت پر قائم رہتے ہیں۔ دم واپسیں تو کیا خدا قیامت کے دن تک ان کو یاد رکھتا ہے اور اس وقت جب کوئی اور سایہ میسّر نہیں آئے گا۔ خدا اپنی رحمت کے سایہ میں ان کو جگہ دے گا۔ یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ نصیحت ہے جس کے ذریعے آپ گھونٹ گھونٹ اور جرعہ جرعہ اللہ تعالیٰ کی محبت پلائے چلے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس اے اختر

طبّ و صحت

ماہرین صحت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ہماری اچھی صحت کا دارو مدار اچھی اور مناسب خوراک پر ہے۔ کوئی شخص اگر یہ محسوس کرے کہ وہ روز بروز قوت و شباب اور زندگی میں تازگی سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ تو اسے سب سے پہلے اپنے روزمرہ کے معمولات پر غور کرنا چاہیئے۔ کیا اسکی خوراک مناسب اور متوازن ہے۔ آج کل کے اس دور میں بھی اچھی غذا کے اہتمام سے اچھی صحت مند عادتوں سے باآسانی لمبی عمر۔ اور تندرست رہ سکتے ہیں۔ اکثر لوگ غذا میں روٹی پر بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ روٹی جس گندم سے تیار کی جاتی ہے۔ اس میں سے یا تو میدہ نکال لیا جاتا ہے یا پھر اس میں سے اناج کی بھوسی کی مقدار بالکل کم یا ختم کر دی جاتی ہے۔ بھوسی نکال دینے سے آٹا صاف اور سفید تو ہو جاتا ہے۔ لیکن اسکی بہت اہم غذائی خصوصیات ختم ہو جاتی ہیں۔ لوگ سفید آٹے کو اچھا سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ آٹا کئی طرح کے جسمانی عوارض اور تکالیف کا سبب بنتا ہے۔ کیونکہ اس آٹے میں سے بھوسی نکال دینے کیوجہ سے کئی اہم قسم کی حیاتین۔ معدنیات اور پروٹین کم ہو جاتے ہیں۔ عمدہ سالم اناج کا بغیر چھنا ہوا آٹا زود ہضم ہوتا ہے۔ جسم کو تمام ضروری پروٹین۔ حیاتین اور معدنیات فراہم کرتا ہے اور ہمیں قبض گیس اور آنتوں کی بے شمار بیماریوں سے بچاتا ہے۔ ہماری روزمرہ کی خوراک میں تازہ پھل اور تازہ سبزیاں ضرور شامل ہونی چاہئیں۔ سبزیوں کو اور دوسری غذاؤں کو زیادہ دیر تک تیز آنچ پر نہیں پکانا چاہیئے۔ ورنہ ان سے بیشتر حیاتین ضائع ہو جائیں گی۔ تازہ سبزیاں اور تازہ پھل دنیا بھر کے تمام ٹانکوں سے زیادہ موثر اور مفید ہیں۔ ان میں حراروں کی مقدار بھی وافر ہوتی ہے۔ کھانے میں چکنائی کا استعمال کم سے کم کرنا چاہیئے۔ اس سے موٹاپا بھی نہیں پیدا ہوگا۔ اور چربیلی غذا نہ کھانے سے کینسر کے امکانات بھی کم ہو جاتے ہیں۔ چربی زیادہ کھانے سے خون میں کولیسٹرال کا درجہ بڑھ جاتا ہے۔ جس سے دل کی شریانوں میں خون منجمد ہونے سے دل کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ دیسی گھی اور چربی کی بجائے کھانے میں تیل استعمال کریں۔ زیتون کا تیل کولیسٹرال کو کم کرنے میں سب سے مفید ہے۔ زائد خوراک کھانے سے پرہیز کریں۔ ایک ہی قسم کا کھانا متواتر نہ کھائیں اناج بدل بدل کر کھائیں۔ نمک کم سے کم استعمال کریں۔ چربی اور چینی سے دور رہیں۔ روزانہ بیس سے تیس منٹ ورزش یا تیز پیدل چلیں۔ اپنے وزن کو کنٹرول میں رکھیں اپنی خوراک سادہ اور کم رکھیں۔ ان باتوں پر عمل کر کے اللہ نے چاہا تو آپ ضرور صحت مند لمبی عمر حاصل کر لیں گے۔

کوئی احمدی رات کو بھوکا نہیں سونا چاہیئے
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوید احمد شہزاد

ازبکستان

مختصر تعارف

معزز قارئین وسط ایشیا کی نو آزاد مسلم ریاستیں " آذربائیجان، قازقستان، کرغیزیا، ترکمانیہ، ازبکستان، تاجکستان ہیں جو کہ ماضی میں ترکستان کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ ان میں سب سے بڑی ریاست ازبکستان ہے۔

ازبکستان وہ سرزمین ہے جس نے دنیا کو جید عالم، عظیم شاعر، سائنس دان اور مصنف دیئے ہیں۔

"اَصَحُّ الکُتُبِ بعدَ کتابِ اللہِ" یعنی صحیح بخاری کے مؤلف حضرت امام بخاریؒ کی سرزمین اور مشہور فلکیات دان فرغانی، ریاضی دان محمد ابو موسیٰ الخوارزمی، فلسفہ دان محمد الفارابی، عظیم محقق اور سائنس دان ابوریحان البیرونی، بوعلی ابن سینا جیسی ازمنہ وسطیٰ کی شخصیتوں نے اسی سرزمین پر آنکھیں کھولیں جن کے نام چاردانگ عالم میں معروف ہیں۔

محل وقوع

موجودہ ازبکستان کی سرحدیں بہت آڑھی ترچھی ہیں۔ اس کی سرحدیں مغرب میں ترکمانیہ، شمال میں قازقستان مشرق میں کرغیزیا اور تاجکستان کی جمہوریتوں سے ملحق ہیں اور جنوب میں افغانستان کی سرحد تک پھیلی ہوئی ہیں۔

جمہوریہ ازبکستان کا رقبہ ۴۴۹۶۰۰ مربع کلو میٹر (تقریباً پونے دو لاکھ مربع میل) پر مشتمل ہے۔

اس کا اسی فیصد رقبہ میدانی ہے اور یہ سمندر سے بہت دور ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے اس میں پہاڑ، میدانی وادیاں اور صحرائی علاقے سبھی شامل ہیں۔ انتہائی مشرقی علاقوں میں بلند و بالا پہاڑ ہیں۔ مشرق میں جن پہاڑوں نے ازبکستان کے بعض علاقوں کو دشوار گزار بنا رکھا ہے وہ بڑے سلسلہ ہائے کوہ کا حصہ ہیں۔ شمال میں تیان شان TIAN SHAN اور جنوب میں حصار آلائی HISSAR ALAI پہاڑوں کے سنگلاخ سلسلے ازبکستان کے اندر تک چلے گئے ہیں۔ ان کی بلند ترین چوٹیاں پانچ چھ ہزار میٹر تک بلند ہیں جو ازبکستان کی سرحدوں سے باہر ہیں۔ کوہ تیان شان کی جو شاخ ازبکستان میں پھیلی ہوئی ہے اس کی سب سے بلند چوٹی بیش تور BESH TOR میں واقع ہے جس کی بلندی ۴۲۹۹ میٹر ہے۔

دریا

ازبکستان میں چھ سو چھوٹے بڑے دریا ہیں اور ان سے بہت سی نہریں نکالی گئی ہیں جو پورے ملک کو سیراب کرتی ہیں ان سب دریاؤں کا طاس جھیل ارال ہے۔ یہ دریا بلند و بالا پہاڑوں سے شروع ہوتے ہیں۔ اہم دریاؤں میں چرچق، قرا دریا، زرین دریا، دریا سورخ، اسفارہ، قشقہ دریا، انگرین دریا، گزر دریا، سرخان دریا، قوجاق پاک دریا اور ازبکستان کے مشہور دریا سیر دریا اور آمو دریا کرغیزیا اور تاجکستان کے بلند پہاڑوں سے نکل کر ازبکستان میں بہتے ہیں۔ آمو دریا وسطی ایشیا کا بڑا دریا ہے۔ اور سیر دریا دوسرے نمبر پر آتا ہے۔

موسم

ازبکستان کے موسم میں خاصا فرق ہے۔ موسم میں بڑی تیزی سے تبدیلی آجاتی ہے۔ خاصا سرد موسم اچانک گرم اور بارانی موسم بہار میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کے فوراً بعد موسم گرما آجاتا ہے۔ اسی طرح خزاں کا موسم سرد موسم میں بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔ لیکن اس کی مجموعی آب و ہوا گرم اور خشک ہی کہی جاتی ہے۔ گرم موسم اور دھوپ کے باوجود یہاں پانی کی کمی ہے۔

صنعت و اقتصادی ترقی

ازبکستان کا شمار صنعتی و زراعتی اعتبار سے ایک ترقی یافتہ جمہوریہ کے طور پر ہوتا ہے۔ وسط ایشیا کی چھ مسلم اکثریت والی ریاستیں جنہیں زار روس یا بعد میں اشتراکی روس میں طاقت کے زور پر یا حیلہ جوئی کے ذریعے طویل مدت تک روسی حکمرانوں کے زیر تسلط رہنا پڑا۔ ان میں جمہوریہ ازبکستان اقتصادی ترقی کے میدان میں ان باقی ریاستوں پر سبقت لے گئی ہے۔ ازبکستان کو قدرت نے بعض وسائل ایسے دیئے ہیں جن کے باعث دوسرے علاقوں کے مقابلے میں تیزی سے صنعتکاری ہوتی ہے۔ وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کی صنعتی پیداوار کا ساٹھ فیصد یہیں تیار ہوتا ہے۔ قدرتی گیس، تیل اور کوئلے کے بھی بے پناہ وسائل موجود ہیں۔ بجلی کی پیداوار کے لئے بہت سے علاقوں میں تھرمل پاور سٹیشن قائم کئے گئے ہیں لیکن ازبکستان کے پہاڑی علاقوں میں سے گزرنے والے تیز رفتار دریاؤں پر پن بجلی تیار کرنے کے بھی بہت وسائل ہیں۔

اشتراکی روسی ذرائع کے مطابق پہلے شہروں میں عام لوگوں کا پیشہ ہینڈی کرافٹ تیار کرنا تھا۔ ماہر کاریگر سوتی، اونی اور ریشمی پارچہ جات تانبے کے برتن، مٹی کے ظروف، لوہے کی اشیاء، لوہے کی ڈھلائی اور پرانی طرز کی دھاگہ تیار کرتے اور کپڑا بنانے والی کھڈیاں تیار کرتے تھے۔ کچھ کاریگر دھات کی چھدرائی، زیورات سازی طلائی ایمبرائڈری اور قالین سازی بھی کرتے تھے۔ دیہی علاقوں میں لوگ زراعت کا پیشہ اختیار کرتے تھے اور خانہ بدوش میدانی و صحرائی علاقوں میں گھوم پھر کر بھیڑ بکریاں پالتے تھے۔

زراعت

ازبکستان میں زراعت سائنسی طریق سے کی جارہی ہے تاکہ قدرت کے عطا کردہ موسم اور زمین سے بھرپور فصلیں اگائی جاسکیں۔ زراعت کے لئے مشینوں سے کام لیا جاتا ہے۔ زرعی اجناس کی ایک جگہ سے دوسری جگہ ترسیل کے لئے مختلف قسم کی گاڑیاں اور ٹریلرز بھی جمہوریہ میں ہی تیار ہوتے ہیں۔ کپاس پیدا کرتے والے دنیا بھر کے ممالک یا علاقوں میں ازبکستان دوسرے نمبر پر ہے۔ پہاڑی علاقے ۲۱ء۶ فیصد رقبہ پر ہیں جن پر جوفی پر درختوں کے جنگلات ہیں اور وسیع چراگاہیں ہیں۔ میدانی علاقے ۱۸ فیصد ہیں۔ ان میں کپاس، سبزیاں، باغات، چاول، تربوز، کناف، آلو اور چارے کی فصلیں اگانے کے علاوہ ریشم کے کیڑے پالنے کا کام بھی وسیع پیمانے پر ہوتا ہے۔

ازبکستان کا زراعت کیلئے قابل استعمال رقبہ ۴۴ ملین ہیکٹر پر مشتمل ہے جس میں ۲۸ ملین ہیکٹر کا وہ رقبہ بھی ہے جسے زرعی کہا جاسکتا ہے۔

اس میں ۸۰ فیصد رقبے پر چراگاہیں ہیں اور چودہ فیصد رقبے پر کاشت ہوتی ہے۔

آبادی

اشتراکی روسی ذرائع کے مطابق ان علاقوں میں جو آج ازبکستان جمہوریہ میں شامل ہیں ۱۸۶۵ء میں کل آبادی ۳۳،۲۰،۰۰۰ نفوس پر مشتمل تھی۔ اس میں سے ۲۰ فیصد آبادی شہروں میں تھی جبکہ ۸۰ فیصد دیہی علاقوں میں تھی اور زیادہ تر آبادی مستقل جگہوں پر اقامت گزیں تھی۔ اس وقت ازبکستان میں تیس شہر تھے۔ جن میں سمرقند، بخارا اور تاشقند وغیرہ کی آبادی ایک لاکھ سے تین لاکھ نفوس پر مشتمل تھی۔

۱۸۶۵ء میں آبادی ۳۳،۲۰،۰۰۰ نفوس پر مشتمل تھی (جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے) جو ۱۸۹۷ء میں بڑھ کر ۴۰،۶۵،۰۰۰ ہوگئی۔ اشتراکی روس میں شائع ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق اشتراکی انقلاب سے پہلے آبادی میں اضافہ کی رفتار ۰ء۴ فی صد تھی جبکہ انقلاب کے بعد ۱۹۱۷ء تا ۱۹۷۰ء کے عرصہ میں اضافہ کی رفتار ۲ء۶ فیصد ہوگئی اور ۱۹۷۰ء تا ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اضافہ کی یہ رفتار ۳ء۴۵ فیصد ہوگئی (اضافہ کی یہ رفتار تقریباً وہی ہے جو اس وقت پاکستان میں ہے۔ جنوری ۱۹۸۹ء کی مردم شماری کے اعداد کے مطابق ازبکستان کی آبادی ۱۹۹۰۶۰۰۰ ہے۔

ازبکستان کی تریسٹھ فیصد آبادی دیہات میں ہے۔ ازبکستان میں تقریباً ایک سو سے بھی زیادہ قومیتوں کے لوگ آباد ہیں۔ مثلاً ازبک، روسی، تاتاری، قازق، تاجک، قراقلپق کرغیز وغیرہ

شہر

ازبکستان کے چند بڑے اور مشہور شہروں میں دارالحکومت تاشقند اور اس کے علاوہ سمرقند، بخارا، خیوا اور قوقند ہیں۔ ۱۹۷۰ء تک کے عرصہ میں دس نئے شہر اور سولہ چھوٹی شہری آبادیاں وجود میں آئیں۔ ۱۹۷۰ء کے عشرے میں اعلیٰ تعلیمیافتہ ماہرین کی تعداد ۲۱۶۳۰۰ تھی جو مختلف شہروں میں آباد تھی۔ موجودہ ذرائع کے مطابق ازبکستان کی کل آبادی کا تقریباً ۳۷ فیصد حصہ پچاس

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۱۱ جون ۱۹۹۳ء

Homeopathy

From Dr Sana Ullah Khan

Homeopathy is the discovery of a German physician, Dr. Samuel Hahnemann, who held the highest degree of M.D. in allopathy but who was not at all satisfied with the treatment under the existing system of medicines at that time.

After many years of untiring efforts Dr. Hahnemann was able to discover that a medicine in minimum doses cures all such symptoms or diseases which it is capable of producing in a healthy person when taken in large doses.

Therefore "like cures like" became the basis principle of Homeopathy. In Homeopathy the curative power of a medicine depends upon its capacity to produce ailments or disease symptoms. For example, arsenic produces diarrhoea, vomiting, extreme prostration, burning, unquenchable thirst and anguish. If these symptoms occur in a patient without taking arsenic, they will be cured by giving him arsenic but in a very minute doses, because, the minimum the dose the maximum are the benefit/results.

In this system of medication and cure, selection of remedy or medicines are not prescribed on the basis of a single system, but all the symptoms of the patient are taken into account. These symptoms should first be compared with the symptoms or characteristics of suggested medicines and then prescribed. One single medicine for totality of the symptoms will have excellent results.

Importance is also attached in homeopathy to mental symptoms. These include the patient's appetite, cravings, feelings of anxiety, apathy, anger, dreams and aversions. Once a disease is cured under this system there are very rare chances of its revival.

Homeopathy medicines are pure, effective and free from side effects unlike other medicines. Very minor and a single dose taken once will have the full capacity to cure the disease for good.

But some people suffer from the misunderstanding that there is no room for surgery in Homeopathy therefore to them it cannot be considered a complete science. This is either due to their prejudiced feeling against Homeopathy or they lack complete information about this subject.

The importance of surgery in the treatment of a disease is the same as in other systems. Homeopathy will also recommend removal of a part of body when it is at all necessary, but there is certainly a difference of opinion to decide where the surgery is essential or where it can be avoided. But a Homeopathy doctor will avoid surgery and prefer medical treatment with full confidence of positive results to at least in 50% cases recommended for surgery by other doctors.

Islamabad

The News International, Friday, June 11, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۱ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ڈاکٹر ثناء اللہ خان کہتے ہیں :-

ہومیو پیتھی ایک جرمن فزیشن ڈاکٹر سیموئیل ہنی مان کی ایجاد ہے۔ جن کے پاس ایلوپیتھی کی بہت اعلیٰ ڈگری یعنی ایم۔ ڈی تھی۔ لیکن وہ اس بات سے مطمئن نہیں تھے کہ موجودہ سسٹم سے جو علاج کیا جاتا ہے وہ بہتر ہے۔

کئی سالوں کی انتھک محنت کے بعد ڈاکٹر ہنی مان اس قابل ہوئے کہ وہ یہ بات معلوم کر سکیں کہ ایک دوا انتہائی تھوڑی خوراک میں دی جائے تو وہ تمام ایسی علامات کا علاج کر دیتی ہے۔ یا بیماریوں کا جن کو ایک صحت مند شخص میں وہ پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ جب کہ زیادہ ڈوز میں دی جائے۔

اس طرح علاج بالمثل ہومیو پیتھک کا بنیادی اصول بن گیا۔ ہومیو پیتھی میں جہاں تک کسی دوائی کے علاج کرنے کی اہلیت کا تعلق ہے یہ اس کی اس اہلیت پر منحصر ہے کہ بیماری کی علامتیں پیدا کر سکے۔ مثال کے طور پر آرسنک ایسی چیز ہے جس سے ڈائیریا ہو جاتا ہے۔ الٹیاں آتی ہیں اور جلن کا احساس ہوتا ہے۔ نہ بجھنے والی پیاس لگتی ہے۔ اور طبیعت میں غصہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر کسی مریض میں یہ علامات وقوع پذیر ہوں اور وہ بھی آرسنک لئے بغیر تو اس کا علاج اس طرح ہو سکتا ہے کہ اسے بہت تھوڑی ڈوز میں آرسنک دیا جائے۔ کیونکہ ڈوز کم ہو تو فائدہ یا اس کا نتیجہ بڑا نکلتا ہے۔

اس طریق علاج میں دوائی کا انتخاب اس طرح نہیں ہوتا کہ ایک علامت کیا ہے۔ بلکہ مریض کی تمام علامتوں کو پیش نظر رکھ کر دوائی دی جاتی ہے۔ ان علامتوں کا سب سے پہلے علامتوں یا دوائی کی خصوصیات سے مقابلہ کرنا چاہیئے اور پھر علاج تجویز کیا جائے۔ ایک ہی دوائی تمام علامتوں کے لئے خاص مفید ثابت ہوگی اور بہتر نتائج پیدا کرے گی۔

ہومیو پیتھی میں ذہنی علامات کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ ان میں جو باتیں شامل ہیں وہ بھوک، خواہشات بے قراری، اور کسی چیز سے عدم دلچسپی غصہ، خوابیں، اور کسی چیز کو دل کا نہ چاہنا، کسی چیز سے بے رغبتی، جب اس سسٹم کے ماتحت کسی مرض کا علاج ہو جاتا ہے تو پھر اس بیماری کے دوبارہ واپس آنے کے بہت کم مواقع ہوتے ہیں۔

ہومیو پیتھی کی دوائیں خالص ہیں مؤثر ہیں اور ان کے ضمنی اثرات SIDE-EFFECTS بھی نہیں ہوتے۔ جیسا کہ دوسرے طریقہ علاج میں ہوتے ہیں۔ بہت تھوڑی اور صرف ایک ہی ڈوز اس بات کی اہلیت رکھتی ہے کہ بیماری کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے۔

لیکن بعض لوگ اس غلطی میں مبتلا ہیں کہ ہومیو پیتھی میں سرجری نہ ہونے کی وجہ سے اس طریق علاج کو مکمل سائنس نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ غلطی یا تو تعصب کی وجہ سے ہے جو ہومیو پیتھی کے خلاف بعض لوگوں میں پایا جاتا ہے یا انہیں مکمل طور پر اس موضوع پر معلومات حاصل نہیں ہیں۔ جہاں تک کسی بیماری کے علاج کے سلسلے میں سرجری کی ضرورت ہے یہ ہومیو پیتھی میں بھی اسی طرح ضروری سمجھی جاتی ہے جس طرح دوسرے طریقہ ہائے علاج میں۔ ہومیو پیتھی بھی یہ تجویز کرتی ہے کہ جسم کے اس حصے کو نکال دیا جائے جس کا نکالنا ضروری ہے لیکن فیصلہ کرنے میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ کہاں سرجری کی ضرورت ہے اور کہاں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ ایک ہومیو پیتھ اس بات سے گریز کرتا ہے کہ سرجری کی جائے اور وہ اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ دواؤں سے پورے یقین کے ساتھ علاج کرتے ہوئے مثبت نتائج حاصل کئے جائیں۔ کم از کم پچاس فیصد کیسز میں ایسا ہوتا ہے۔ یعنی ۵۰ فیصد کیسز میں وہ سرجری کی بھی تجویز پیش کرتا ہے۔

یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا۔

بقیہ: ص۶

ازبکستان ایک قدیم اور متمدن قوم

شہروں میں آباد ہے۔

ازبکستان کا دنیا کے قدیم ترین متمدن علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ ازبک لوگوں کے ترکی، ایران، افغانستان اور برصغیر پاک و ہند کے لوگوں بالخصوص مسلمانوں سے گہرے روابط رہے ہیں۔ برصغیر میں مغلیہ سلطنت کا بانی ظہیر الدین بابر ازبکستان کی وادی فرغانہ میں پیدا ہوا تھا۔ اسلامی دور کے آغاز کے بعد بخارا کے علاقے میں اسماعیل سامانی نے سامانی حکومت کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح خیوا کے علاقوں پر مشتمل خوارزمیوں نے ۸۹۲ء میں حکومت قائم کی۔

(ماخوذ از وسط ایشیا کی نوآزاد مسلم ریاستیں مصنفہ کرامت علی خان، جنگ پبلشرز)

یہ وہی قوم ہے جس نے اشتراکیت کے زمانہ میں بھی اپنے مذہب اور اخلاقی اقدار کو نہ جانے دیا اور اپنے سینوں میں اسلام کی شمعیں روشن رکھیں جن سے ان کے دل اندھیرے میں روشنی اور نور حاصل کرتے رہے اور اسی نور کی وجہ سے آج اس قوم نے آزادی حاصل کی اور اپنے پاؤں پر خود کھڑی ہے۔ اور مزید ترقیات اور نور حاصل کرنے کے لئے کسی اور جماعت کی منتظر ہے۔ خدائے پاک سے دعا ہے کہ خدا جلد اس ملک میں بھی احمدیت ریت کے ذروں کی طرح پھیلا دے۔

"ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس خوشحالی کو حاصل کریں جس کے نتیجے میں دائمی مسرت اور دائمی خوشیاں ملتی ہیں اور جس کی بھوک اور پیاس اللہ تعالیٰ نے ہماری فطرت کو لگا دی ہے اور جس کے عرفان کا حصول ضروری ہے۔ ایسی معرفت جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات (جلالی بھی اور جمالی بھی) انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں جس کے بعد انسان کا دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے۔ یہ خوف کہ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے کیونکہ ہم اس کی ناراضگی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور جس کے نتیجہ میں ہمارا دل اس کی محبت سے لبریز ہو جاتا ہے"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

لاہور سے لکھتے ہیں:

ایک نہیں بلکہ اس بار دو مضامین کے ساتھ حاضر ہوں۔ "چھ جہتیں چھ نظارے" لکھا۔ پھر قدرے ہچکچاہٹ کا شکار رہا۔ جمعہ کو حضور کا خطبہ سنا اس میں حضور نے بوسنیا کے مہاجرین کے دو واقعات سنائے۔ جی چاہا کہ ان کی تصویر کشی ہو جائے۔ دونوں واقعات اس لئے نہیں لئے کہ پھر DUPLICATION ہو جاتی۔ بہر حال ایک اور مضمون "اور عید ہو گئی" بھی تیار ہو گیا۔ دونوں بھیج رہا ہوں۔ مگر معلوم نہیں کہ انہیں اشاعت میں شامل کیا جاتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ پچھلے دو مضامین یکے بعد دیگرے نامنظور ہو گئے اور اب ہیٹ ٹرک کا خدشہ تھا۔ لیکن اس خدشہ کے باوجود لکھے جا رہا ہوں اور بھیجے جا رہا ہوں۔ محض اس لئے کہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا "لکھتے رہا کریں"۔ تعمیل ارشاد میں لکھ تو رہا ہوں مگر بھیجنے میں ہچکچاہٹ بڑھ رہی ہے۔

اگر اجازت دیں تو پچھلے مضامین کے متعلق تھوڑا سا استفسار کرنا چاہوں گا۔ صرف اس لئے تا آئندہ کے لئے رہنمائی مل جائے۔ "۱۹۹۲ء ہمیں کیا دے گیا" کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس میں تبلیغ ہے۔ تبلیغی پہلو تو اختیار نہیں کیا گیا تھا۔ مگر شائد موجودہ حالات زیادہ احتیاط کے متقاضی ہیں۔ اسی لئے میں نے ایک ہلکا پھلکا مضمون "ہم کتنے صفائی پسند ہیں" سپرد قلم کیا جو نہ مذہبی تھا نہ سیاسی بلکہ واقعاتی۔ یہ کیوں ناقابل اشاعت گردانا گیا۔ اس کی مجھے بالکل سمجھ نہیں آئی۔ ایک لفافہ اس لئے بھیج رہا ہوں تا آپ اس سلسلہ میں رہنمائی فرمائیں۔ ہاں! اگر وہ مضمون چھپ گیا ہے اور وہ اخبار مجھ تک نہیں پہنچ پایا (جیسا کہ بعض اوقات ہو جاتا ہے۔ تو بھی براہ کرم مطلع فرمائیں اور اس صورت میں یا تو اخبار یا اس کی فوٹو کاپی ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

آپ لکھتے رہیں۔ اگر کبھی کوئی مضمون نہ چھپے تو میرے لئے دعا کر چھوڑا کریں۔ جس گرم پانی میں میں کام کر رہا ہوں۔ خدا کرے اس کی گرمی آپ کے قریب تک نہ پھٹکے۔ مضامین کے شائع ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ تو مجھی کو کرنا ہوتا ہے اور میں اس سلسلہ میں غلطی بھی کر سکتا ہوں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مضمون چھپتا تو نہیں لیکن میرے پاس محفوظ رہتا ہے۔ چھ مہینے سال کے بعد پھر سوچتا ہوں تو شائع کر دیتا ہوں۔ ایسے مضامین وقت کے ساتھ محدود نہیں ہوتے کبھی بھی چھپیں لطف دیتے ہیں پس میری مجبوریوں کو مجھی تک رہنے دیجئے۔ آپ کا ارسال کردہ لفافہ محفوظ ہے۔ بھیجنے کی ضرورت تو نہ تھی لیکن اسے پھر کسی وقت استعمال کر لیا جائے گا۔

نسیم سیفی

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ

لاہور سے لکھتی ہیں:

شکریہ تو بہت پہلے ادا کرنا چاہیئے تھا مگر جلد خط نہ لکھ سکی۔ آپ نے اس عاجز کے لئے جو الفضل میں دعا کے لئے لکھا میں بے حد مشکور و ممنون ہوں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ اسی طرح خدمت سلسلہ میں مصروف رہیں۔

میرا مضمون تو شائع ہو گیا مگر بہت زیادہ کتر بیونت کے بعد شاید حالات کا تقاضا یا تحریر کی کمزوری اس کا باعث ہو۔ بہر حال آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں مگر مضمون ایسا لگا کہ جیسے پہلے سے شروع ہے اور یہ دوسری قسط ہو۔ اختتام بھی کچھ زیادہ ہی ادھورا سا رہا ہے۔ تاہم شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اگرچہ اصل مقصد حاصل نہیں ہو سکا کہ نئی نسل کو ایک جھلک دکھانی مقصود تھا۔ شاید یہ اب ضروری نہ ہو یا اس کا طول و عرض زیادہ ہو گیا ہو۔ مگر پھر بھی مشکور ہوں۔

۶ جون کے الفضل میں مکرم مبارک احمد صاحب گوندل کی طرف سے ایک چھوٹی سی بات کچھ زیادہ ہی چھوٹی ہو گئی۔ کیونکہ سب پوچھتے ہیں کہ "پلاسٹک کی تھیلی کو پھونک مار کر نہ کھولئے۔ آخر کیوں! کوئی وجہ تو بیان کی ہوتی وجہ بیان نہ کرنے سے میرا ایک بچہ کہتا ہے کہ ہم پھونک مار کر کھول کر دیکھ لیتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ پھر اس کی وجہ ہم "ایک چھوٹی سی بات" میں بھجوا دیں گے اور سب کو علم ہو جائے گا کہ گوندل صاحب نے کیوں منع کیا ہے لہذا میرا یہ خط شائع کئے بغیر اگر گوندل صاحب سے وجہ پوچھ کر لکھ دیں تو اچھا ہو گا۔

(اتنا دلچسپ خط شائع کیوں نہ کیا جائے۔ اس میں تو ہماری مجبوریوں اور طریق کار کی بھی ایک جھلک ہے جس کے لئے ہم آپ کے ممنون ہیں۔ (ادارہ)

مکرم طارق محمود سدھو صاحب

ربوہ سے لکھتے ہیں:

خاکسار نے اپنا ایک مضمون بعنوان "کرۂ ارض پر ڈائنوسارس کا ظہور" آپ کی خدمت میں اشاعت کی غرض سے بھیجا تھا جو آپ نے شائع کر دیا (شکریہ)۔ خاکسار اس سے قبل بھی الفضل کے لئے مضامین لکھتا رہا ہے۔ ہماری ہر حال میں کوشش ہوتی ہے کہ مضمون کو نہایت آسان طریقے سے بیان کیا جائے۔ یہ مضمون ایک کہانی یا افسانہ نہیں تھا بلکہ ایک سائنسی مضمون تھا جس کی بنیاد سائنسی تحقیق پر ہے۔ ایم ایس سی کے دوران اسے ایک سبجیکٹ (SUBJECT) کے طور پر ہم نے پڑھا ہے اور اس کے آثار باقیہ (FOSSILS) یونیورسٹی کے میوزیم میں موجود ہیں۔ اور بے شمار کتابوں میں ان کا ذکر ہے۔ لہذا آپ کا یہ کہنا کہ "معلومات دلچسپ ہیں درست یا غلط۔ ہمیں معلوم نہیں" غیر مناسب لگتا ہے ہمیں آپ کو غلط چیز مہیا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر آپ کو شک ہوتا تو کسی بھی پروفیسر سے چیک کروا کر تصدیق کر لیتے یا دوبارہ مجھ سے کنٹیکٹ کر لیتے۔ بہر حال......

(یہ نہیں کہا گیا کہ اس میں غلط باتیں درج ہیں۔ کہا یہ گیا ہے کہ ہمیں نہیں معلوم کہ سب باتیں درست ہیں یا نہیں۔ اس بات کا تحقیق سے تعلق ہے اور تحقیق کی بات کا حرف آخر ہونا انہونی سی بات ہے۔ خاص طور پر ایسی باتوں کے متعلق جو ازمنہ گذشتہ سے تعلق رکھتی ہوں روز نئی سے نئی بات سامنے آتی ہے بعض پہلی باتوں کی تردید کرتی اور بعض پہلی باتوں پر اضافہ کرتی ہوئی (ادارہ)

تمہاری خوبیوں کی بقا کا تقاضا یہ ہے کہ تم مسلسل ایک دوسرے کو بھلائی کی طرف بلاتے رہو اور بھلائی کی دعوت دیتے چلے جاؤ اور برائیوں سے روکتے چلے جاؤ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۱۶ میں عبدالسلام زاہد ولد عبدالرشید صاحب انور قوم راجپوت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ واقع ناصر آباد ربوہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ عبدالسلام زاہد ۲۶۵/۶ اقبال کیمپ PAF بیس ملیر کینٹ کراچی ۹۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد افضل طاہر صدر حلقہ ملیر کینٹ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ شریف احمد سیکرٹری مال حلقہ ملیر کینٹ کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۹۱۷ میں طاہر محمود بشر ولد محمود احمد بشر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتاریخ ۹۲-۶-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ طاہر محمود دلبشر ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ خلیل احمد تنویر وصیت نمبر ۲۳۶۴۸۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔

مسل نمبر ۲۸۹۱۸ میں راشدہ افتخار زوجہ افتخار احمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۷۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی ۸ تولہ مالیتی ۲۵۶۰۰/- روپے (۳) پلاٹ نمبر R۰۰۴/۳۱A شاہ لطیف ٹاؤن لانڈھی مالیتی ۶۰۰۰/- روپے (۴) مکان نمبر R ۳۰۵ ویسٹ ہاؤسز یونیورسٹی روڈ مالیتی ۱۲۰۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ راشدہ افتخار ۴۸۳ R النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ افتخار احمد خان خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۱۹ میں رضیہ بیگم زوجہ چوہدری مشتاق احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳-۲-۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۶ تولہ مالیتی ۱۹۲۰۰/- روپے (۲) نقد ۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رضیہ بیگم بی ۹ ساؤتھ سنٹرل ریوینیو فیز II ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ چوہدری مشتاق احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۲۰ میں محمد طارق سجاد ولد چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم رندھاوا پیشہ کاروبار عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) فلیٹ نمبر ۳۲۰۶ ڈیفنس گارڈن ڈیفنس سوسائٹی کراچی مالیتی ۳۲۵۰۰۰/- روپے۔ (۲) سرمایہ کاروبار نو لاکھ روپے۔ کل جائیداد مالیتی ۱۲۲۵۰۰۰/-۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد طارق سجاد۔ بی۔ ۹ ساؤتھ سنٹرل ریوینیو فیز II ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ سید سخاوت شاہ وصیت نمبر ۱۵۸۷۲

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح و شادی

○ مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم طالب حسین صاحب گھسیٹ پورہ (فیصل آباد) کا نکاح ہمراہ محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری میاں خان صاحب تارڑ تحصیل پھالیہ آف سیین بعوض دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے ۱۸ جون ۹۳ء کو پڑھایا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز مکرم طالب حسین صاحب نے گھسیٹ پورہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

درخواست دعا

○ راغب ضیاء الحق صاحب جامعہ احمدیہ کے والد محترم نور الحق مظہر صاحب مغل پورہ لاہور کچھ عرصہ سے پیٹ خراب رہنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ ممتاز اختر صاحبہ اہلیہ مکرم اختر صاحب (فوٹوگرافر) کا اپریشن کراچی میں ۲۴ جون کو ہوگا۔

○ مکرم داؤد احمد صاحب (چونترہ) کی اہلیہ صاحبہ کا ہولی فیملی ہسپتال میں اپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم ثناء اللہ شبلی صاحب معدہ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ پہلے ہسپتال میں داخل رہے ہے۔ اب گھر آگئے ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

ضروری اعلان

○ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سابق طلباء نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد حنیف چغتائی صاحب قائد مجلس سوسائٹی کراچی کے والد مکرم مرزا محمد لطیف چغتائی صاحب سیکرٹری مال حلقہ سوسائٹی مورخہ ۱۹ جون ۹۳ء کو معمولی علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ آپ مکرم مرزا غلام نبی صاحب چغتائی پورن نگر سیالکوٹ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کی میت کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز فیصل آباد اور وہاں سے بذریعہ ایمبولینس ربوہ لائی گئی۔ مورخہ ۲۰ جون بعد فجر مکرم محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم عبداللطیف پریمی صاحب نے دعا کروائی۔

○ مکرم میاں اللہ بخش صاحب صدر جماعت کوٹ تارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی والدہ فاطمہ بی بی صاحبہ ۵ جون ۹۳ء کو وفات پاگئیں۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۶ جون کو بیت المبارک میں بعد عصر جنازہ پڑھایا۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب ان سب کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۲ رجون ۔ گرمی کی شدت ایک بار پھر عروج پر پہنچ گئی ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر اسحاق سے ملاقات بہت جلد ہوگی۔ حالیہ سیاسی بحران کو ختم کرنے کے لئے میں ہر کسی سے ملوں گا۔ انہوں نے سکھر میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ پھر امن اور بھائی چارے کا گہوارہ بن گیا ہے ۔ لاقانونیت کا تاریک دور واپس نہیں آنے دیا جائے گا۔

○ ۱۳۸ ارکین پنجاب اسمبلی کی اجتماعی درخواست ضمانت لاہور ہائی کورٹ میں پیش کر دی گئی ۔ فاضل عدالت نے کہا کہ ہائی کورٹ کے پیشگی اجازت کے بغیر ان میں سے کسی کو گرفتار نہ کیا جائے۔ عدالت نے ایڈووکیٹ جنرل کو ہدایت کی ہے کہ جن مقدمات میں پولیس درخواست دہندگان میں سے کسی کو گرفتار کرنا چاہتی ہے ایک ہفتے کے اندر ان کی فہرست پیش کی جائے اگر پولیس کسی کو گرفتار کرنا چاہتی ہے تو وہ پہلے ہائیکورٹ میں گرفتاری سے متعلقہ مواد پیش کرے۔

○ لاہور ہائیکورٹ میں پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو اور سپیکر اسمبلی مسٹر سعید احمد منہیس پر عدالت میں جرح کی گئی ۔ سپیکر نے بتایا کہ ۲۹ رمئی کو میں ڈھائی بجے دن تک اپنے دفتر میں موجود رہا۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ اسمبلی توڑنے کے لئے مسودہ وزیر قانون نے تیار کیا جسے میں لے کر دوستوں سے مشورہ کے لئے اسلام آباد گیا۔ وہیں پر اسی پر دستخط کئے اور یہ مسودہ لاہور بھجوا دیا۔

○ وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہاریوں میں زمین کی تقسیم صوبائی معاملات میں مداخلت نہیں ہے ۔ نئے زمین ہاریوں میں زمین کی تقسیم کا کام بلا روک ٹوک جاری رہے گا صدیوں سے بیکار پڑی زمین کی تقسیم اور ہاریوں کو اس کا مالک بنانے تک چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ ظلم کے دن اب ختم ہونے والے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ چھوٹے کاشتکاروں کے لئے پیلے ٹریکٹروں کی سکیم شروع کی جائے گی جس کا آغاز کچے کے علاقے سے ہوگا۔

○ وزیر اعظم کے سکھر کے دورے کے دوران وزیر اعلیٰ سندھ ساتھ موجود نہیں تھے۔

○ پی ڈی اے نے افتخار گیلانی کے اس موقف سے لاتعلقی ظاہر کر دی ہے جس کے ذریعے قومی اسمبلی میں آٹھویں ترمیم ختم کرنے کی قرارداد منظور کی گئی ہے ۔ پی ڈی اے نے اس مسئلے پر کمیٹی قائم کرنے کی کوشش کو حکومت کی طرف سے اپوزیشن کو تقسیم کرنے کی سازش قرار دیا ہے ۔ پی ڈی اے کے مسٹر فاروق لغاری نے حکومت پر الزام لگایا کہ اسی کارروائی بدنیتی پر مبنی ہے۔

○ مسٹر انتخار گیلانی نے فون پر محترمہ بے نظیر بھٹو سے بات کی اور اپنے موقف کی تائید کی درخواست کی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی پارٹی کو آٹھویں ترمیم کے مسئلے پر قومی اسمبلی کی قرارداد پر بیان دینے سے روک دیا ہے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم نئے انتخابات کرانے پر متفق ہیں صرف تاریخ کا تعین باقی ہے۔

○ سندھ سے قومی اسمبلی کے رکن آفتاب شعبان میرانی نے قومی اسمبلی میں انکشاف کیا ہے کہ ۳۱ رمئی کی رات سٹیٹ بنک سے ۵ ارب روپے کے نوٹ غائب کر دیئے گئے۔ ایک ٹرک جعلی اجازت نامہ لے کر سٹیٹ بنک کراچی کی عمارت میں داخل ہوا اور نوٹ اس پر لادے گئے۔ ڈپٹی سپیکر نے وزیر خزانہ کو اس واقعہ کا نوٹس لینے کی تاکید کی ہے۔

○ وزیر اعظم کے معاون خصوصی چوہدری نثار نے کہا ہے کہ اپوزیشن صرف مڈٹرم الیکشن پر اصرار کر کے مذاکرات کو سبوتاژ نہ کرے ۔ بے نظیر اپنا تاریخی کردار ادا کریں اسی میں انکی سیاسی بقاء اور ملک کی بہتری ہے ۔ انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ آٹھویں ترمیم ختم کرنے کے نعرے لگانے والے آج ایسا کرنے سے دامن چھڑا رہے ہیں۔

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات خالی شیشیوں کے علاوہ اور ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔

شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور۔ ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 / کلینک 606